يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ

ماہنامہ

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

اَنْصَارُ اللّٰہ

قادیان

مارچ / 2020ء

مؤرخہ 26 جنوری 2020ء کو بمقام بٹالہ (پنجاب) ایک اولڈ ایج ہوم میں
مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے پھل تقسیم کرنے کے موقعہ پر آشرم کے نگران کے ساتھ
مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت،
مکرم خالد احمد الہ دین صاحب قائد ایثار و خدمت خلق مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 26 جنوری 2020ء کو بمقام بٹالہ (پنجاب) ایک اولڈ ایج ہوم میں
مقیم ایک بزرگ کو پھل پیش کرتے ہوئے
مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت،

مؤرخہ یکم فروری 2020ء کو منعقدہ مجلس عاملہ ریفریشر کورس ضلع کنّور، کالیکٹ،
ملاپورم (صوبہ کیرالہ) کے اختتام پر لی گئی ایک گروپ تصویر

مؤرخہ یکم فروری 2020ء کو منعقدہ مجلس عاملہ ریفریشر کورس ضلع کنّور، کالیکٹ،
ملاپورم (صوبہ کیرالہ) کے موقعہ پر حاضر ممبران عاملہ مجالس انصاراللہ کا ایک منظر

مؤرخہ 9 فروری 2020ء کو 67 ویں جلسہ سالانہ ابراہیم پور، بنگال
کے ایک اجلاس میں صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے
مکرم مولانا سلطان صلاح الدین کبیر صاحب
قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 9 فروری 2020ء کو 67 ویں جلسہ سالانہ
ابراہیم پور، بنگال میں حاضر احباب جماعت کا ایک منظر

مؤرخہ 4 فروری 2020ء کو مجلس انصار اللہ جنارم، ضلع کھمم، صوبہ تلنگانہ میں
مکرم شیخ ناگل میراں صاحب ناظم ضلع کی صدارت میں منعقدہ تربیتی اجلاس میں
مکرم ریاض احمد صاحب سنی معلم سلسلہ تقریر کرتے ہوئے

مؤرخہ 6 فروری 2020ء کو مجلس انصار اللہ کپلہ بندھم، ضلع کھمم،
صوبہ تلنگانہ میں مکرم شیخ ناگل میراں صاحب ناظم ضلع کی صدارت
میں منعقدہ تربیتی اجلاس میں عہد مجلس انصار اللہ دہراتے ہوئے

مؤرخہ 9 فروری 2020ء کو مجلس انصار اللہ جے پور (صوبہ راجستھان)
کی طرف سے منعقدہ تبلیغی پروگرام کے آغاز پر اجتماعی دعا کرتے ہوئے

کرونا وائرس سے محفوظ رہنے کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کا تجویز فرمودہ ہومیوپیتھی نسخہ مجلس انصار اللہ قادیان کی طرف سے
تقسیم کرنے کیلئے لگائے گئے فری میڈیکل کیمپ کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ

(سورۃ الصف آیت:۱۵)

رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:18 | امان 1399 ہجری شمسی - مارچ/2020ء | شمارہ:3

نگران: عطاء المجیب لون، صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر: حافظ سید رسول نیاز Mob. 98763 32272

نائب مدیر: محمد عارف ربّانی Mob. 60062 37424

مجلس ادارت: شیخ مجاہد احمد شاستری، ایچ شمس الدین، سید طفیل احمد شہباز، جاوید احمد لون، تسنیم احمد بٹ

مینیجر: مقصود احمد بھٹی Mob. 84272 63701

مطبع: فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر: مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت: ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب

فون: 01872-220186

ای میل: Ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ: سالانہ 210 روپے۔ فی پرچہ 20 روپے، بیرون ملک سالانہ 50 یُو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبد اللہ

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
سیرت حضرت مسیح موعودؑ عشق الٰہی، عشق رسولؐ کی روشنی میں	11
تفصیل علمی و ورزشی مقابلہ جات برائے اجتماعات مجالس انصار اللہ بھارت 2020ء	17
ہمارا خدا ﴿برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء﴾	18
تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں ﴿برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء﴾	19
تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد سوم	20
حضرت ملک محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ (اصحابی کالنجوم)	23
اعلان نتیجہ انعامی مقالہ نویسی نظارت تعلیم قادیان	23
مکرم شیخ ابراہیم صاحب ناصر مرحوم آف حیدر آباد (مترجم تیلگو قرآن مجید تفسیر صغیر و ترجمۃ القرآن)	24
اخبار مجالس	25

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

غلبہ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی انتھک محنت

غلبہ اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ سخت محنت کیا کرتے تھے۔کئی مرتبہ تصنیف کے کام میں ساری ساری رات خرچ کر دی اور ایک منٹ کیلئے بھی آرام نہ کیا۔اسی طرح آپ فاقہ کشی کی قدرت رکھتے تھے۔جوانی کے عالم میں ایک دفعہ مسلسل 8,9 ماہ کے روزے رکھے۔یہاں تک کہ خوراک دن رات میں چند تولہ رہ گئی۔اس محنت اور سخت کوشی کے دو رنگ بہت نمایاں تھے۔ایک ہر دم کام میں مصروف رہنا اور دوسرے اس توجہ اور انہماک سے کام میں لگے رہنا کہ آس پاس کے کسی بھی ہنگامے سے متاثر نہ ہونا۔جس زمانہ میں آپؑ کا مشغلہ ہر دم مطالعہ تھا آپؑ نے خود فرمایا:

’’ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔‘‘ (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 181 حاشیہ)

حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹیؓ تحریر کرتے ہیں۔’’میں نے دیکھا ہے کہ حضرت اقدسؑ نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتب لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامہ قیامت برپا ہے۔بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں۔چیخ رہی ہیں۔چلا رہی ہیں۔یہاں تک کہ بعض آپس میں دست و گریبان ہو رہی ہیں اور پوری زنانہ کر توتیں کر رہی ہیں۔مگر حضرت یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں۔یہ ساری لانظیر اور عظیم الشان کتابیں عربی، اردو اور فارسی کی ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا اتنے شور میں حضور کو لکھنے میں یا سوچنے میں ذرا بھی تشویش نہیں ہوتی۔مسکرا کر فرمایا:’میں سنتا ہی نہیں۔تشویش کیا ہو اور کیونکر ہو‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام از حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صفحہ 22-23 تحریر 6 جنوری 1900ء)

غلبہ اسلام کیلئے عظیم الشان مہمات کو سرانجام دینے کیلئے آپ نے جہاں انتھک محنت کی وہیں انتہائی پر اثر الفاظ میں تمام دنیا کو بار بار اپنے مقابلہ کی دعوت دی تا کہ مذاہب عالم کے نمائندے مقابل پر آویں اور اسلام کے غلبہ کے آثار نمایاں ہوں۔چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

’’آپ سب صاحبوں کو قسم ہے کہ ہمارے مقابلہ پر ذرا توقف نہ کریں۔افلاطون بن جاویں، بیکن کا اوتار دھاریں، ارسطو کی نظر اور فکر لاویں، اپنے مصنوعی خداؤں کے آگے استمداد کے لئے ہاتھ جوڑیں پھر دیکھیں جو ہمارا خدا غالب آتا ہے یا آپ لوگوں کے آلہ باطلہ۔‘‘

(براہینِ احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 56،57)

’’اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا۔کیا کوئی ہے؟!! کہ اِس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181-182)

مسلمانوں کی حالت اور اشاعتِ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’مسلمانوں کی اکثریت کا آج بھی یہی حال ہے...دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے جتنا خرچ کیا جاتا ہے دین کے لیے اس کے عشر عشیر بھی نہیں ہے...اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لیے کوئی کوشش نہیں ہے اور اگر کوئی نام نہاد کوشش ہے تو وہ شدت پسندی کی ہے کہ ہم نے زبردستی اسلام کو پھیلانا ہے۔اس طرح مختلف گروہ بن چکے ہیں یا مسیح موعود کی اور اس کی جماعت کی مخالفت کے لیے کوشش ہو رہی ہے۔پس ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اب اگر اسلام دنیا میں پھیلنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کے ذریعہ ہی پھیلنا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔‘‘(خطبہ جمعہ 22 / مارچ 2019ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم اور سیرت ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ ہم بھی اخلاص و وفا کے ساتھ غلبہ اسلام کیلئے سخت محنت کریں۔اس راہ میں آنے والی رکاوٹوں کی پرواہ نہ کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ وَہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝

(سورۃ الصّف:7،8)

ترجمہ:اور (یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں، جو (کلام) میرے آنے سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات، اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی بھی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ رسول دلائل لیکر آ گیا، تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا فریب ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے، جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

حدیث النّبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلَااِنَّ عِیۡسَی بۡنَ مَرۡیَمَ لَیۡسَ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَہٗ نَبِیٌّ وَلَارَسُوۡلٌ۔اَلَااِنَّہٗ خَلِیۡفَتِیۡ فِیۡ اُمَّتِیۡ مِنۡ بَعۡدِیۡ۔ اَلَااِنَّہٗ یَقۡتُلُ الدَّجَّالَ وَیَکۡسِرُ الصَّلِیۡبَ وَیَضَعُ الۡجِزۡیَۃَ،وَتَضَعُ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَھَا اَلَامَنۡ اَدۡرَکَہٗ فَلۡیَقۡرَأۡ عَلَیۡہِ السَّلَامَ۔

(طبرانی الاوسط والصغیر بحوالہ اخبار بدر 22,29 مارچ 2018ء)

ترجمہ:خبردار ہو کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی یا رسول نہیں ہوگا۔خوب سن لو کہ وہ میرے بعد امّت میں میرا خلیفہ ہوگا۔وہ ضرور دجّال کو قتل کرے گا۔صلیب (یعنی صلیبی عقیدہ) کو پاش پاش کر دے گا اور خنزیر کو ختم کردے گا (یعنی اس کا رواج اُٹھ جائے گا کیونکہ) اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہوجائے گا۔ یاد رکھو جسے بھی اُن سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ اُنہیں میرا اسلام ضرور پہنچائے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں اپنے دعویٰ کو منہاجِ نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں

''منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے۔ خیالی اصولوں اور تجویزوں سے کچھ نہیں بنتا۔ اور نہ مَیں اپنی تصدیق خیالی باتوں سے کرتا ہوں۔ مَیں اپنے دعویٰ کو منہاجِ نبوت کے معیار پر پیش کرتا ہوں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسی اصول پر اس کی سچائی کی آزمائش نہ کی جاوے۔ جو دل کھول کر میری باتیں سنیں گے مَیں یقین رکھتا ہوں کہ فائدہ اٹھاویں گے اور مان لیں گے۔ لیکن جو دل میں بخل اور کینہ رکھتے ہیں ان کو میری باتیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔ ان کی تو اَحْوَل جیسی مثال ہے۔ جو ایک کے دو دیکھتا ہے۔ اس کو خواہ کسی قدر دلائل دیئے جائیں کہ دو نہیں ایک ہی ہے وہ تسلیم ہی نہیں کرے گا۔ کہتے ہیں کہ ایک اَحْوَل خدمتگار تھا۔ آقا نے (اس کو) کہا کہ اندر سے آئینہ لے آ۔ وہ گیا اور واپس آکر کہا کہ اندر تو دو آئینے پڑے ہیں۔ کونسا لے آؤں؟ آقا نے کہا کہ ایک ہی ہے۔ دو نہیں۔ اَحْوَل نے کہا تو کیا مَیں جھوٹا ہوں؟ (اس کے) آقا نے کہا اچھا ایک کو توڑ دے۔ جب توڑا گیا تو اسے معلوم ہوا کہ درحقیقت میری غلطی تھی۔ مگر اِن اَحْوَلوں کا جو میرے مقابل ہیں کیا جواب دوں؟ غرض ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ بار بار اگر کچھ پیش کرتے ہیں تو حدیث کا ذخیرہ جس کو خود یہ ظن کے درجہ سے آگے نہیں بڑھاتے۔ ان کو معلوم نہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ ان کے رطب و یابس امور پر لوگ ہنسی کریں گے۔ یہ ہر ایک طالبِ حق کا حق ہے کہ وہ ہم سے ہمارے دعویٰ کا ثبوت مانگے۔ اس کے لئے ہم وہی پیش کرتے ہیں جو نبیوں نے پیش کیا۔ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ، عقلی دلائل یعنی موجودہ ضرورتیں جو مصلح کے لئے مستدعی ہیں۔ پھر وہ نشانات جو خدا نے میرے ہاتھ پر ظاہر کئے میں نے ایک نقشہ مرتب کر دیا ہے۔ اس میں ڈیڑھ سو کے قریب نشانات دیئے ہیں جن کے گواہ ایک نوع سے کروڑوں انسان ہیں۔ بیہودہ باتیں پیش کرنا سعادتمند کا کام نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا تھا کہ وہ حَکَم ہو کر آئے گا۔ اس کا فیصلہ منظور کرو۔ جن لوگوں کے دل میں شرارت ہوتی ہے وہ چونکہ ماننا نہیں چاہتے ہیں اس لئے بیہودہ حجتیں اور اعتراض پیش کرتے رہتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ آخر خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر میں افترا کرتا تو وہ مجھے فی الفور ہلاک کر دیتا۔ مگر میرا سارا کاروبار اس کا اپنا کاروبار ہے۔ اور میں اسی کی طرف سے آیا ہوں۔ میری تکذیب اس کی تکذیب ہے۔ اس لئے وہ خود میری سچائی ظاہر کر دے گا۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 34-35۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

'اپنی حالتوں میں تبدیلی لائیں'

غلبہ اسلام آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہوگا: تقریباً ہر مذہب وملّت کے متبعین آخری زمانے میں ایک موعود کے منتظر ہیں۔اسی طرح مسلمانوں کے تمام فرقے بھی امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کیلئے آنکھیں بچھائے ہوئے ہیں۔گو کہ کیفیتِ آمد کے بارہ میں کسی قدر اختلاف ہے مگر نفسِ آمد پر سب کا اتفاق ضرور ہے۔قرآن کریم نے اسی آخری زمانے میں اسلام کے کامل غلبہ کی بشارت مسلمانوں کو دی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ (الصّف:10)

یعنی'وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کر دے خواہ مشرک برا منائیں'۔

یہ غلبہ یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا ہی نتیجہ ہوگا اور تمام مفسرین کا اِس امر پر اتفاق ہے کہ یہ غلبہ مسیح موعود ومہدی معہود کے دور میں ہوگا۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس غلبہ ادیان کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور اُس موعود،اُمتی نبی،خاتم الخلفاء سے وابستہ ہوگئے جس کے ذریعہ یہ غلبہ ادیان ہونا مقدر تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کا کیا تقاضا ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے...آپؑ کو جہاں امتی نبی ہونے کا مقام عطا فرمایا وہاں خاتم الخلفاء کے مقام سے بھی نوازا...پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری سے حصہ پانے والوں میں شامل ہیں...اللہ تعالیٰ کے یہ تمام فضل ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا شکرگزار بنتے ہوئے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی لائیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کے ماننے والوں کا فرض ہے۔تبھی اس بیعت کا حق ادا کرسکیں گے۔''

(خطبہ جمعہ ۲۹ مئی ۲۰۱۵ء)

پس صرف زبانی وابستگی کا دعویٰ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ضروت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی حالتوں کو اُس طرح بدلنے والے بنیں جس طرح حضرت مسیح موعودعلیہ السلام ہم سے چاہتے تھے۔جس طرح موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم سے چاہتے ہیں۔اگر ہم اس غلبہ ادیان کے عظیم مشن کے حصہ دار بننا چاہتے ہیں تو اس کیلئے ہمیں پہلے تو خود تبدیل ہونا ہوگا۔اپنے آپ کو اُن تعلیمات کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔جن تعلیمات کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور خلفاء احمدیت نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور ہمارے موجودہ امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز ہمارے سامنے پیش فرمارہے ہیں۔مجلس انصاراللہ کے عظیم مقاصد میں سے یہی بنیادی مقصد ہے۔

پس مَیں تمام ارکان انصاراللہ بھارت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں خصوصی توجہ کریں اور اپنی زندگی کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے اس فقرہ کے مطابق بنالیں کہ

''چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔''

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ12)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔آمین۔

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ: 3 جنوری 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لنڈن

وقف جدید کے 63ویں سال کا بابرکت آغاز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں خدا تعالیٰ کو پانے کے آٹھ وسائل بیان فرمائے ہیں جو انسان کے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والے بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا طریق بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر تم میں سے کوئی خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود نہیں آتا۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پالے گا اور جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس یہ عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مخلصین ہیں جن کو جب چندے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے مالی قربانی میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قادیان سے مامون رشید صاحب سیکرٹری وقف جدید لکھتے ہیں کہ ایک صاحب ہیں سلیجہ صاحب ان کا اس سال چندہ وقف جدید بعض گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے بقایا تھا۔ ان کے بھائی نے ان کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اب سال کا اختتام ہے اس کی جلدی ادائیگی کر و لیکن ان کے اکاؤنٹ میں اس قدر رقم نہیں تھی کہ مکمل چندہ ادا کر سکیں بلکہ کل رقم کا صرف تیس فیصد ہی اکاؤنٹ میں موجود تھا۔ موصوف بڑے فکرمند تھے کہ کس طرح مکمل ادائیگی کریں۔ آخر جو رقم اکاؤنٹ میں تھی وہی انہوں نے چندہ ادا کر دی۔

انڈیا سے ہی عبدالمحمود صاحب انسپکٹر وقف جدید ایک دوست کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی کریانے کی ہول سیل کی دوکان ہے۔ موصوف روزانہ دوکان کھولتے ہی سو روپیہ ایک صندوق میں باقاعدگی سے ڈالتے تھے جس سے اپنے وعدے کے مطابق چندے کی ادائیگی کر دیتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دن دوکان میں خریداری کے لئے بہت کم لوگ آئے۔ اگلے دن انہوں نے دوکان کھولتے ہی سو کے بجائے تین سو روپے اس صندوق میں ڈال دیئے اور دل میں سوچا کیوں نہ آج اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ایسا ہوا کہ اسی دن دوپہر کے بعد کہتے ہیں میرے پاس آٹھ خریدار آئے۔ اللہ کے فضل سے اس دن کافی کمائی ہوئی اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب انسان پر خوش ہوتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ انسان دونوں ہاتھوں سے نہیں سنبھال سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا باسٹھواں سال 31/دسمبر کو ختم ہوا اور نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے اس دوران جماعتہائے احمدیہ

کو وقف جدید میں چھیانوے لاکھ تینتالیس ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ گذشتہ سال سے یہ رقم پانچ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔

اس سال برطانیہ دنیا کی جماعتوں میں مجموعی طور پر وصولی کے لحاظ سے سرفہرست ہے پھر پاکستان ہے پھر جرمنی ہے پھر امریکہ پھر کینیڈا پھر بھارت آسٹریلیا انڈونیشیا اور پھر مڈل ایسٹ کی دو جماعتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں جو شامل ہوئے ہیں ان کی تعداد ہے اٹھارہ لاکھ اکیس ہزار اور اس سال ان کا اضافہ نواسی ہزار ہے۔ بھارت کے صوبہ جات جو ہیں ان میں کیرالہ نمبر ایک پہ ہے، جموں کشمیر نمبر دو پہ، کرناٹک نمبر تین پھر تامل ناڈو پھر تلنگانہ پھر اڈیشہ پھر پنجاب پھر ویسٹ بنگال پھر دہلی پھر اترپردیش۔ اور وصولی کے لحاظ سے بھارت کی جماعتیں یہ ہیں پتھہ پیریم نمبر ایک پہ پھر قادیان نمبر دو پھر حیدرآباد پھر کالیکٹ پھر بنگلور، کوئمبٹور، کولکتہ، کیرولائی، کیرنگ، پینگاڈی۔

نئے سال کی حقیقی مبارک باد ہم پر جو ذمہ داری ڈال رہی ہے اس کا بڑے چھوٹے، مرد عورت ہر احمدی کو احساس ہونا چاہیے اور اس کے لیے اپنی تمام کوششوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرنا چاہیے۔ اپنی دعاؤں اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں ایک خاص کیفیت پیدا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ تب ہی ہم اس سال کی حقیقی برکتیں حاصل کرنے والے ہوسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ: 10 جنوری 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ یوکے
حضرت سعد بن عبادہؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ خطبے میں بیان فرمودہ جائزے کے مطابق وقفِ جدید کی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی مجالس میں پہلی پوزیشن کی درستی فرمائی۔ پہلی پوزیشن پر اسلام آباد جماعت نہیں، بلکہ آلڈرشاٹ جماعت ہے۔ اسلام آباد کی دوسری پوزیشن ہے۔

اس کے بعد حضورِ انور نے 27 دسمبر کے خطبے میں بیان فرمودہ حضرت سعد بن عبادہؓ کے تعارف کے متعلق بھی ایک درستی فرمائی۔ اس درستی کے بعد حضورِ انور نے گذشتہ سے پیوستہ خطبے میں مذکور حضرت سعد بن عبادہؓ کے ذکر کو جاری رکھتے ہوئے مزید تفاصیل پیش فرمائیں۔

غزوۂ خندق میں طویل محاصرے کے باعث مسلمانوں کی تکالیف اور پریشانی کو دیکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے عیینہ بن حصن کو مدینے کی ایک تہائی کھجور اس شرط پر دینے کی پیش کش پر غور کیا کہ وہ قبیلہ غطفان کے لوگوں کو واپس لے جائے۔ اس معاملے میں آپؐ نے حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ سے مشورہ طلب کیا۔ دونوں اصحاب نے اس تسلّی کے بعد کہ یہ خدائی فرمان نہیں، آنحضور ﷺ کی اس تجویز پر یک زبان ہوکر عرض کیا کہ جب ہم نے شرک کی حالت میں کبھی کسی دشمن کو کچھ نہیں دیا تو اب مسلمان ہوکر کیوں دیں۔ بخدا ہم تلوار کے سوا انہیں کچھ نہیں دیں گے۔ آنحضور ﷺ کہ جنہیں زیادہ فکر انصار کی تھی، اس جواب سے بے حد خوش ہوئے۔

غزوہ بنوقریظہ کے موقعے پر حضرت سعد بن عبادہؓ نے کئی اونٹوں پر کھجوریں لاد کر رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کے لیے بھجوائیں۔

غزوۂ موتہ 8ہجری میں حضرت زیدؓ شہید ہوگئے تو نبی کریمؐ اُن کے اہلِ خانہ سے تعزیت کے لیے تشریف لے گئے۔ زیدؓ کی بیٹی روتی ہوئی آپؐ کے پاس آئی جس پر آپؐ بھی بہت زیادہ شدّت سے رونے لگے۔ سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! یہ کیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک محبوب کی اپنے محبوب سے محبت ہے۔

فتحِ مکّہ کے موقعے پر جب قریش کو رسول اللہؐ کی روانگی کی اطلاع ملی تو ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء آنحضور ﷺ کی جستجو میں مکّے سے نکلے۔ مسلمانوں کے عظیم الشان لشکر کے نظّارے نے ان تینوں کو خوب مرعوب کیا۔ اسی دوران رسول اللہؐ کے پہرے داروں نے انہیں گرفتار کرکے آپؐ کی خدمت میں پیش کردیا۔ ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا۔ اس واقعے کے متعلق حضورِ انور نے سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کی رقم فرمودہ تفصیل پیش فرمائی۔ جس کے مطابق اسلامی لشکر جب مکّہ کی طرف بڑھا تو رسول کریمؐ نے حضرت عباسؓ کو حکم دے کر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو ایک سڑک کے کنارے کھڑا کروادیا تاکہ وہ اسلامی لشکر اور اس کا جذبۂ فدائیت مشاہدہ کرسکیں۔ اس موقعے پر انصار کے دستے کی قیادت حضرت سعد بن عبادہؓ کر رہے تھے۔ آپؐ نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا کہ آج خدا تعالیٰ نے

ہمارے لیے مکّے میں تلوار کے زور سے داخل ہونا حلال کر دیا ہے۔ آج قریشی قوم ذلیل کر دی جائے گی۔ جب رسول اللہؐ ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو اس نے کہا کیا آپؐ نے اپنی قوم کے قتل کی اجازت دے دی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ابوسفیان! سعد نے غلط کہا ہے۔ آج رحم کا دن ہے۔ آج اللہ تعالیٰ قریش اور خانہ کعبہ کو عزت بخشنے والا ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے ایک آدمی کو سعدؓ کے پاس بھجوایا اور فرمایا کہ جھنڈا اپنے بیٹے قیس کو دے دو۔ اس طرح سعدؓ کے ہی بیٹے کو کمانڈر بنا کر آپؐ نے مکہ والوں کا دل بھی رکھ لیا اور انصار کے دلوں کو بھی صدمہ پہنچنے سے محفوظ رکھا۔

غزوۂ حنین سے حاصل ہونے والے اموالِ غنیمت آپؐ نے مہاجرین میں تقسیم فرما دیے۔ انصار نے اس بات کو محسوس کیا اور حضرت سعد بن عبادہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کا اظہار فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام انصار کو جمع کروایا اور ان سے خطاب فرمایا۔ کہ اے انصار کے گروہ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگ تو بھیڑ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو لے کر اپنے گھروں میں لوٹو؟ آپؐ نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو مَیں انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار دوسری وادی میں، تو مَیں انصار کی وادی کو اختیار کروں گا۔ اے اللہ! انصار پر رحم فرما اور انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں پر۔ یہ سن کر وہاں موجود تمام انصار رونے لگے حتیٰ کہ اُن کی داڑھیاں اُن کے آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ انصار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ ہم تقسیم اور حصّے کے لحاظ سے اس پر راضی ہیں اور آپؐ ہمارے لیے کافی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور میں چھ انصار نے قرآن کریم جمع کیا تھا جن میں حضرت سعد بن عبادہؓ بھی شامل تھے۔ خطبے کے آخر میں حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت سعدؓ کا تھوڑا سا ذکر باقی ہے جو ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

خطبہ جمعہ: 17 جنوری 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لنڈن
خلافت کی بیعت کیوں ضروری ہے اور خلافت کے مقام کا تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت سعد بن عبادۃ کا ذکر گزشتہ چند خطبوں سے چل رہا ہے آج میں اس کا آخری حصہ بیان کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار اپنے میں سے جن کو خلیفہ منتخب کرنا چاہتے تھے ان میں ان کا نام بھی خاص طور پر لیا جاتا ہے اور یہ قوم کے سردار بھی تھے۔ جب حضرت ابوبکر خلیفہ منتخب کئے گئے تو یہ اس وقت کچھ متزلزل بھی ہو گئے تھے۔ اس حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور خلافت کے مقام کی اہمیت بھی بیان کی ہے۔ اس لئے میں اس بیان کو بڑا ضروری سمجھتا ہوں۔ بڑی وقت کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے ایک تاریخی حوالہ بھی پیش کروں گا۔

مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے، حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے وصال کے وقت حضرت ابوبکر مدینہ منورہ کے نواح میں تھے۔ مدینہ پہنچ کر آپ حضرت عمرؓ کے ساتھ سقیفہ بنوساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں جا کر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی۔ آپ نے قرآن وحدیث سے انصار کی فضیلت بیان کی۔ پھر حضرت سعد کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے سعد تجھے علم ہے کہ تو بیٹھا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ خلافت کے حق دار قریش ہوں گے۔ حضرت سعد نے کہا کہ آپ نے سچ کہا ہم وزیر ہیں اور آپ لوگ امراء۔

حضور انور نے فرمایا: طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت سعد بن عبادۃ کی طرف پیغام بھجوایا کہ وہ آ کر بیعت کریں کیونکہ لوگوں نے بیعت کر لی ہے اور تمہاری قوم نے بھی بیعت کر لی ہے۔ اس پر انہوں نے انکار کیا۔ پھر جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو ایک روز مدینہ کے راستے پر سعد سے ملے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم ویسے ہی ہو جیسے پہلے تھے؟ سعد نے کہا ہاں! میں ویسا ہی ہوں۔ پھر انہوں نے کہا کہ بخدا آپ کا ساتھی یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں آپ کی نسبت زیادہ محبوب تھا۔ اسکے بعد حضرت سعد ملک شام کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت سعد کے متعلق یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی تھی چنانچہ تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ واتبع القوم علی

البیعۃ وبایع سعد کہ ساری قوم نے باری باری حضرت ابوبکر کی بیعت کی اور حضرت سعد نے بھی بیعت کی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد حضرت عمر کی خلافت تک زندہ رہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں شام میں فوت ہوئے۔ انہیں کسی نے قتل نہ کیا۔ اگر قتل سے مراد ظاہری طور پر قتل کر دینا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بہت جوشیلے تھے انہیں خود کیوں نہ قتل کر دیا۔ رؤیا میں بھی اگر کسی کے متعلق قتل ہونا دیکھا جائے تو اس کی تعبیر قطع تعلق اور بائیکاٹ بھی ہوسکتی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خلافت ایک ایسی چیز ہے جس سے جدائی کسی عزت کا مستحق انسان کو نہیں بنا سکتی۔ اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی بھی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحیٔ الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذ وحی الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ واقف اور اہل علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو عصمت صغریٰ۔

آخر پر حضور انور نے دو مرحومین کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ (1) مکرم سید محمد سرور صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان (2) محترمہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ

خطبہ جمعہ: 24 جنوری 2020ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لنڈن
حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابی کا ذکر ہے اُن کا نام ہے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ۔ آپؓ بیعتِ عقبہ میں شریک تھے اور بنو حارث بن خزرج کے سردار تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت مقدادؓ میں مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ آپؓ نبی کریمؐ کے کاتب بھی تھے۔ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں آپؓ کو شرکت کی توفیق ملی۔ عبداللہؓ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ ایک مرتبہ رسول خداؐ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن رواحہؓ حاضر ہوئے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، یہ سنتے ہی عبداللہؓ مسجد سے باہر جس جگہ کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے۔ جب نبیؐ خطبے سے فارغ ہوئے اور آپؐ کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں اللہ تمہیں اَور بڑھائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کتب احادیث میں اسی طرح کا واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں بھی ملتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بن رواحہؓ کتنے ہی اچھے آدمی ہیں۔ آپؓ کو فتح خیبر کے بعد آنحضور ﷺ نے پھلوں اور فصل وغیرہ کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ شدّتِ بیماری سے بے ہوش ہوگئے تو نبی کریم ﷺ آپؓ کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور دعا کی کہ اگر اس کی مقررہ گھڑی کا وقت ہوگیا ہے تو اس کے لیے آسانی پیدا کردے، اور اگر اس کا موعودہ وقت نہیں ہوا تو اسے شفا عطا فرما۔ آنحضور ﷺ کی اس دعا کے بعد آپؓ نے بخار میں کچھ کمی محسوس کی تو عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ کہہ رہی تھیں کہ ہائے میرا پہاڑ! ہائے میرا سہارا! مَیں نے دیکھا کہ ایک فرشتے نے لوہے کا گُرز اٹھایا ہوا تھا اور اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تُو واقعی ایسا ہے؟ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کہتے ہیں کہ اگر مَیں ایسا کہتا تو ضرور یہ شرک والی بات ہوتی اور وہ فرشتہ مجھے گرز مار دیتا۔ آپؓ بہت اچھے شاعر بھی تھے۔ معجم الشعراء کے مصنف لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہؓ زمانۂ جاہلیت میں بھی بہت قدر و منزلت رکھتے تھے اور زمانۂ اسلام میں بھی ان کو بہت بلند مقام اور مرتبہ حاصل تھا۔

غزوۂ موتہ کے موقعے پر آنحضور ﷺ نے زید بن حارثہؓ کو سردار نامزد کیا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہوجائیں تو جعفر بن ابو طالبؓ سردار ہوں گے اور اگر وہ بھی شہید ہوجائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ سردار ہوں گے۔ اگر عبداللہؓ بھی شہید ہوگئے تو مسلمان جسے پسند کریں اسے اپنا سردار بنا لیں۔ جنگِ موتہ کے لیے دورانِ سفر معان مقام پر مسلمانوں کو علم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج کے ساتھ مآب مقام پر موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اس موقعے پر مسلمانوں کو جوش دلایا چنانچہ مسلمان جو تعداد میں محض تین

ہزار تھے لڑائی کے لیے آمادہ ہوگئے۔ جب نبی کریم ﷺ کو زیدؓ، جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور زیدؓ کے ذکر پر فرمایا کہ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین مرتبہ فرمائے اور پھر حضرت جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کے لیے بھی یہی دعائیہ کلمات ادا فرمائے۔

خطبے کے دوسرے حصے میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کا ذکرِ خیر کیا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ: 31 جنوری 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ یوکے
حضرت ابوطلحہؓ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

آج جن صحابی کا ذکر کروں گا اُن کا نام ہے حضرت ابوطلحہؓ۔ اِن کا اصل نام زید تھا اور یہ قبیلہ خزرج کے سرکردہ افراد میں سے تھے۔ آپؓ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں آنحضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی اور غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آنحضورؐ نے اِن کی مؤاخات حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کے ساتھ قائم فرمائی تھی۔ حضرت ابوطلحہؓ کا رنگ گندمی اور قد درمیانہ تھا۔ آپؓ کی شادی معروف صحابیہ حضرت امِّ سلیمؓ سے ہوئی تھی۔ جب ابوطلحہؓ نے امِّ سلیمؓ کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو آپؓ نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ حضرت امِّ سلیم نے اسلام قبول کرنے کی شرط پر آپؓ کا پیغام قبول کیا اور ابوطلحہؓ کا مسلمان ہونا ہی اپنا مہر قرار دیا۔ اس اعتبار سے حضرت انسؓ ابوطلحہؓ کے ربیب تھے۔

جنگِ احد میں جب شکست کی کیفیت پیدا ہوئی تو لوگ رسولِ خداؐ سے جدا ہوگئے لیکن حضرت ابوطلحہؓ آپؐ کے سامنے ڈھال بنے کھڑے رہے۔ آپؓ بڑے ماہر تیر انداز تھے، چنانچہ احد کے دن آپؓ نے دو تین کمانیں توڑیں۔ جب ابوطلحہؓ تیر چلاتے تو آنحضورؐ اُن کے پیچھے سے نشانہ دیکھنے کے لیے جھانکتے جس پر ابوطلحہؓ کہتے کہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان سر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ مبادا کوئی تیر آپؐ کو آلگے۔ میرا سینہ آپؐ کے سینے کے سامنے ہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے حضرت ابوطلحہؓ سے فرمایا کہ اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا تلاش کرو جو میری خدمت کرے اور مَیں خیبر کا سفر کرسکوں۔ حضرت ابوطلحہؓ حضرت انسؓ کو لے گئے۔ یوں انسؓ کو آنحضورؐ کی خدمت کی توفیق ملی۔

ایک دفعہ جب رسولِ کریمؐ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے اور آپؐ کی زوجہ حضرت صفیہؓ بھی حضورؐ کے ہم راہ تھیں۔ راستے میں اونٹ بدک گیا اور آپ دونوں گر گئے۔ حضرت ابوطلحہؓ لپک کر رسولِ کریمؐ کے پاس پہنچے اور فکرمندی سے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ آپ کو چوٹ تو نہیں آئی۔ آنحضورؐ نے فرمایا ابوطلحہ! پہلے عورت کی طرف۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے حنین کے دن فرمایا کہ آج جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا تو اس کافر کا مال و اسباب اسی شخص کو ملے گا۔ اس دن حضرت ابوطلحہؓ نے بیس کافروں کو قتل کیا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے امِّ سلیمؓ کے ہاتھ میں خنجر دیکھا تو آپؓ نے ان سے اس کی وجہ دریافت فرمائی۔ امِّ سلیمؓ نے بتایا کہ اللہ کی قسم میرا ارادہ ہے کہ اگر کوئی کافر میرے قریب آیا تو میں اس خنجر سے اُس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ حضرت ابوطلحہؓ نے یہ بات رسول اللہؐ کو بتائی۔ حضرت ابوطلحہؓ آنحضرتؐ کی تحریک پر ایک مہمان کو اپنے گھر لے آئے۔ اس وقت آپؓ کے گھر میں مہمان کو پیش کرنے کے لیے کچھ بھی نہ تھا۔ آپؓ نے اپنی بیوی کو کھانا تیار کرنے کا کہا اور بچوں کو بغیر کچھ کھلائے پلائے سُلا دیا۔ پھر مہمان کو کھانا پیش کیا اور چراغ درست کرنے کے بہانے، چراغ بجھا دیا۔ دونوں میاں بیوی مہمان پر یہی ظاہر کرتے رہے گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہوں۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کی اس مہمان نوازی کو بہت پسند کیا اور فرمایا کہ تم دونوں کے فعل سے اللہ بہت خوش ہوا۔ ایک مرتبہ حضورؐ نے بال اتروائے تو حضرت ابوطلحہؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے آپؐ کے بالوں میں سے کچھ بال لیے۔ ابوطلحہؓ کو آنحضرتؐ کی ایک بیٹی کی وفات پر آپؐ کے ارشاد کے مطابق اُن کی قبر میں اترنے کی سعادت اور اعزاز بھی حاصل ہوا۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم بابو محمد لطیف صاحب امرت سری ابن حضرت میاں نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

......☆......☆......☆......

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

عشق الٰہی، عشق رسولؐ کی روشنی میں

﴿ایچ شمس الدین۔قائد اشاعت مجلس انصار اللہ بھارت﴾

قرآن کریم نے جا بجا قصص الانبیاء کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔اور اسی تسلسل میں ایک جگہ فرمایا: نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَیۡکَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ (یوسف:4) ہم تیرے پاس ہر امر کو بہترین طور پر بیان کرتے ہیں۔سیرت انبیاء کو قرآن کریم نے ان کی صداقت کا ایک اہم اور مرکزی حصہ بھی قرار دیا ہے۔چنانچہ آنحضور ﷺ نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا: فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ (یونس: 17) پس میں اس (رسالت) سے پہلے بھی تمہارے درمیان ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں، تو کیا تم عقل نہیں کرتے۔

اب اس نہج سے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کو عشق الٰہی، عشق رسولؐ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کی روشنی میں بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔جو کہ آپؑ کی صداقت کو پرکھنے کی ایک عمدہ اور بہترین کسوٹی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا عشق الٰہی:

آغاز سے لیکر آخری دم تک حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کچھ اس طرح گزری کہ آپؑ خود فرماتے ہیں:

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

ایک اور موقع پر آپؑ فرماتے ہیں:

’’صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں کہ فطرتاً میرے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے جو کسی چیز کے روکنے سے رک نہیں سکتی۔سو یہ اسی کی عنایت ہے۔‘‘

(کتاب البریّۃ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 195)

الٰہی آغوش میں پلنے والا یہ عاشق ربانی اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الانعام: 163) کی زندہ تفسیر تھا، چنانچہ آپ کے والد ماجد آپؑ کے متعلق کہا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا مسیتڑ ہے۔ (حیات طیبہ صفحہ 14)

عنایات رب العزت کے اظہار سے آپ ہمیشہ رطب اللسان تھے۔چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

متاعِ مہرِ رُخِ تو نہان نخواہم داشت
کہ خفیہ داشتنِ عشقِ تو زِ غدّاری است

(یعنی میں تیری محبت کی دولت کو ہرگز نہیں چھپاؤں گا کہ تیرے عشق کا مخفی رکھنا بھی ایک غدّاری ہے۔)

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 1)

حضرت اقدسؑ کا عشق الٰہی کا انداز بھی نرالہ ہے۔کبھی روٹھے ہوئے معشوق کو مناتے ہیں تو کبھی معشوق محبت میں ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔چنانچہ آپؑ دربار الٰہی میں حضرت ابراہیمؑ کی طرح کیف تحی الموتیٰ کا طلب گار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نوح اور یونس سے جو سلوک کیا تھا اسی طرح ایک لمحہ کیلئے ہی سہی روٹھے منہ ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔اس واقعہ کا دل نشین تذکرہ حضرت اقدسؑ کی ہی زبانی سنئے:

’’نواب سردار محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا قادیان میں سخت بیمار ہو گیا اور آثار یاس اور نومیدی کے ظاہر ہو گئے اُنہوں نے میری طرف دعا کیلئے التجا کی۔مَیں نے اپنے بیت الدعا میں جا کر اُن کیلئے دعا کی اور دعا کے بعد معلوم ہوا کہ گویا تقدیر مبرم ہے اور اس وقت دعا کرنا عبث ہے تب میں نے کہا کہ یا الٰہی اگر دعا قبول نہیں ہوتی تو میں شفاعت کرتا ہوں کہ میرے لئے اس کو اچھا کر دے یہ لفظ میرے مُنہ سے نکل گئے مگر بعد میں مَیں بہت نادم ہوا کہ ایسا مَیں نے کیوں کہا۔اور ساتھ ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی مَنۡ ذَا الَّذِیۡ

يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ یعنی کس کومجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی شفاعت کرے۔ مَیں اس وقت کوسُن کر چُپ ہوگیا اور ابھی ایک منٹ نہیں گذرا ہوگا کہ پھر یہ وحی الٰہی ہوئی کہ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡمَجَاز یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ بعد میں پھر مَیں نے دعا پر زور دیا اور مجھے محسوس ہوا کہ اب یہ دعا خالی نہیں جائے گی۔ چنانچہ اُسی دن بلکہ اُسی وقت لڑکے کی حالت روبہ صحت ہوگئی گویا وہ قبر میں سے نکلا۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ معجزات احیائے موتیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس سے زیادہ نہ تھے۔ مَیں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اِس قسم کے احیائے موتیٰ بہت سے میرے ہاتھ سے ظہور میں آچکے ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 89)

گویا کہ اس کے بعد حضرت اقدسؑ دبی زبانی اللہ تعالیٰ سے کچھ اس طرح مخاطب ہیں:

موسیٰ کے ساتھ تیری رہیں لن ترانیاں !

کبھی مشہور عربی شاعر امرأالقیس محبوب کی بستی سے گزرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ قِفَا نَبۡكِ مِنۡ ذِكۡرٰى حَبِيۡبٍ وَمَنۡزِلِ ذرا ٹھہرو تا کہ ہم محبوب اور اس کے گھر کی یاد تازہ کر کے رولیں۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جب بھی اس کائنات پر نظر دوڑائی تو ذرہ ذرہ پر معشوق نظر آیا۔ جب بھی اس پر غور کیا تو بے اختیار بول پڑے کہ

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف

جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

کبھی ہنسی خوشی باتیں ہورہی ہوتی ہیں اور اس دوران جہاں چاہے دستخط کرواکر فیصلہ بھی کرواتے ہیں۔ اتنے ہی نہیں رب العزّت اپنے عاشق کی لاج رکھتے ہوئے اپنے قلم سے کچھ اس طرح سیاہی چھڑک دیتا ہے کہ ساتھ بیٹھنے والا حیران و پریشان ہو کر اس فکر میں تلاش کرنے لگ جاتا ہے کہ سیاہی کہاں سے آئی ہے؟ ان کو کیا پتہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے عاشق سے محبت کا ایک انوکھا سلوک ہے۔ عشق الٰہی میں ہمیشہ مسرور رہنے والے حضرت مسیح موعودؑ اپنے معشوق حقیقی کی نسبت فرماتے ہیں:

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱،۲۲)

اللہ تعالیٰ کو حضرت اقدسؑ کے سیدھی سادی اور تکلفات سے پاک محبت اس قدر پسند آئی کہ خود خداوند کریم ہر لحہ آپ کے ساتھ رہا۔ جب کوئی پریشانی لاحق ہوئی تو اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ کی نوید سنائی اور خود آپ کا متکفل ہوا۔ جب بولنے میں ہچکاہٹ محسوس کی تو كَلَامٌ اُفۡصِحَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ رَّبٍّ كَرِيۡمٍ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے کے الفاظ سے حوصلہ دیکر اور آپ کی زبان سے بزبان عربی معرفت کا دریا بہادیا۔ جب آپ بیمار ہوئے تو اس کیلئے دعا سکھلا کر اپنے عاشق کو نہ صرف معجزانہ شفایابی عطا فرمائی بلکہ دنیا کو چیلنج بھی دیا کہ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِشِفَآءٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ یعنی اگر تمہیں اس نشان میں کوئی شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس جیسی کوئی اور شفایابی پیش کرو۔ جب آپ کا دشمن آپ کو ذلیل کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا تو انی مهين من اراد اهانتك کہکر دشمنوں کو ذلیل ورسوا کردیا۔ جب آپ پر کوئی حملہ کا خدشہ ہوتا تو والله يعصمك من الناس (اللہ تجھے لوگوں کے حملوں سے بچائے گا) کے پیار بھرے فقرے سے تسلی دیکر دشمنوں سے بچایا۔ جب بھی آپ کو مددگار کی ضرورت پڑی تو يَنۡصُرُكَ اللّٰهُ مِنۡ عِنۡدِهٖ۔ يَنۡصُرُكَ رِجَالٌ نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ (خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے) (براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 242 بقیہ حاشیہ درحاشیہ نمبر 1۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 267) کہکر آپؑ کی غیب سے مدد کا سامان اور مددگاروں کا اہتمام کیا۔

اور اسی طرح محبت بھرا الٰہی نشان کے سرخ چھینٹے پڑنے والا الحجرہ اور اللہ سے راز و نیاز میں مشغول رہنے والا بیت الدعا اور اپنے محبوب حقیقی چہرہ نمائی سے دنیا کو قائل کرنے کیلئے تالیف وتصنیف میں مصروف رہنے والا بیت الفکر اور خدا کی طرف سے امن اور برکتوں کی آماجگاہ مسجد مبارک، خطبہ الہامیہ کا عظیم الشان آسمانی نشان ظاہر ہونے والا

مسجد اقصیٰ کا قدیمی حصہ اور الٰہی بشارتوں سے معطر آپ کے اور آپ کے فرزند اکبر حضرت مصلح موعودؓ کے پیدائشی کمرے، آپ کے وجود باجود کے آخری آرام گاہ ہونے کی وجہ سے افضال الٰہی لیکر فرشتوں کے نزول سے متبرک بہشتی مقبرہ یہاں تک کہ اپنے عاشق صادق کی قدم بوسی سے نازاں قادیان دارالامان کے گلی کوچے سب کو اللہ تعالیٰ نے شعائر اللہ کے عظیم المرتبت خطاب سے نوازا ہے۔ سچ تو یہ ہے:

غیر کیا جانے دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
وہ ہمارا ہوگیا اس کے ہوئے ہم جاں نثار

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ اِس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اُس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلبِ سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اُس کا بجز خدائے عزّوجلّ کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ مَیں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اَب بوڑھا ہوا۔ مگر مَیں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزّوجلّ کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 59)

ہاں جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو آپؑ کے لب مبارک پر یہی الفاظ تھے کہ۔"اللہ میرے پیارے اللہ"

اس عاشق صادق کے صدق وصفا پر خدائے واحد و یگانہ کی تصدیق بھی قابل ذکر ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپؑ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَ تَفْرِیْدِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَّا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَكَ وَمَعَ اَھْلِكَ اٰثَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ۔ اَنْتَ وَجِیْہٌ۔ (تذکرۃ صفحہ: 442)

تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ تُو مجھ سے بمنزلہ عرش کے ہے۔ تُو مجھ سے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ تُو مجھ سے اس مرتبہ پر ہے جس کو دُنیا نہیں جانتی۔ مَیں مع جبریل کے تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ مَیں نے تجھے ترجیح دی اور تجھ کو چن لیا۔ تُو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ مَیں نے تجھ کو اپنے لئے چن لیا۔

پھر فرمایا: اِنِّیْ مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ۔ (تذکرۃ صفحہ: 490) میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ:

آیئے! اب اس مضمون کے دوسرے پہلو کی طرف آتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی میں خدا کے عشق کے بعد محبوب خدا حضرت محمد عربی ﷺ کے عشق میں ڈوبا ہوا ہوں اگر تم اس کو کفر سمجھتے ہو تو بخدا میں سب سے بڑا کافر ہوں۔

اس اجمال کی کیفیت عاشق رسول مہدی دوراں کے ہی الفاظ میں سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:

"میں نے کبھی ریاضات شاقہ بھی نہیں کیں اور نہ زمانہ حال کے بعض صوفیوں کی طرح مجاہدات شدیدہ میں اپنے نفس کو ڈالا اور نہ گوشہ گزینی کے التزام سے کوئی چلہ کشی کی اور نہ خلاف سنت کوئی ایسا عمل رہبانیت کیا جس پر خدا تعالیٰ کے کلام کو اعتراض ہو بلکہ میں ہمیشہ ایسے فقیروں اور بدعت شعار لوگوں سے بیزار رہا جو انواع اقسام کے بدعات میں مبتلا ہیں۔ ہاں حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ "**کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے**"۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے پس میں نے یہ طریق اختیار کیا۔"

(کتاب البریّہ، روحانی خزائن: جلد 13 صفحہ 195)

آپ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور اس دعا میں مشغول تھے کہ۔

مصطفٰےؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

اس عشق ومحبت کے اظہار پر اللہ تعالیٰ نے بھی مہر ثبت فرمائی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادۂ الٰہی احیاءِ دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحیی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا: هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم/ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اسی طرح آپؑ واشگاف الفاظ میں اعلان فرماتے ہیں:

"میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اُس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصّہ پا سکتا ہے۔"

(حقیقۃُ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64)

عشق رسول ﷺ سے معمور حضرت مسیح موعودؑ گستاخانِ رسول عربیؐ سے اس قدر نفرت کرتے تھے کہ آپؑ فرماتے ہیں:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔"

(پیغامِ صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459)

لیکن اپنے معشوق رسول مقبول ﷺ سے بظاہر محبت کا دم بھرنے والے اپنی مخالفت میں کمر بستہ مسلمانوں سے کبھی نفرت کا اظہار کرنا بھی گوارا نہیں فرمایا بلکہ اپنے متبعین کو بھی یہی تعلیم دی کہ

اے دل تُو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار　　کاخر کنند دعویٔ حُبِّ پیمبرم

یعنی اے میرے دل! تُو ان لوگوں کی مخالفانہ رویہ سے تنگ آ کر ان کے خلاف بددعا نہ کرنا کیوں کہ آخر ان کو تیرے رسولؐ سے محبت ہے اور وہ اسی محبت کی وجہ سے جو انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تجھے گالیاں دیتے ہیں۔

رسول مقبول ﷺ کے اس عاشق صادق کے عشق و محبت کا عالم بھی کچھ عجیب کیفیت کا حامل ہے کہ 1400 سال پہلے وفات پانے والے معشوق کی یاد میں ابھی بھی بے اختیار رو پڑتے ہیں۔ ایک روز مسجد مبارک کی چھت پر حضرت مسیح موعودؑ بڑی بے چینی اور انتہائی صدمے کی کیفیت میں ٹہل رہے تھے کسی صحابی نے اس قدر بے چینی کے عالم کو دیکھ کر آپؑ کے پاس آکر دیکھا تو آپؑ کی آنکھیں اپنے محبوب آقا رسول عربی ﷺ کی یاد میں آنسو بہا رہی ہیں اور آپؑ زیر لب حضرت حسان بن ثابتؓ کے یہ اشعار گنگنا رہے ہیں۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي　　فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ　　فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

کہ اے جدا ہونے والے میرے محمد ﷺ! میرے پیارے! تو نور تھا جس سے میں دیکھا کرتا تھا۔ تو میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ آج تو جدا ہوا ہے تو میں آنکھوں کے نور سے محروم ہو گیا، مجھے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ اب جو چاہے تیرے سوا مرتا پھرے مجھے تو صرف تیرا غم تھا کہ تو نہ ہاتھ سے جاتا رہے۔

(خطبہ جمعہ: 15 جولائی 1987، خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 332)

لیکن رسولؐ کی محبت کا دم بھرنے والے اور ختم نبوت کے ڈھنڈورا پیٹنے والے آپ کے مخالفین اور نام نہاد مسلمان علماء کی کیفیت کچھ اس طرح سے ہے کہ گویا وہ کہتے ہیں کوئی بھی مرے، چاہے رسول اللہؐ کی ہی وفات کیوں نہ ہو وہ سب ہم برداشت کر لیں گے لیکن حضرت عیسیٰؑ کی وفات تسلیم کرنا ہمارے لئے گوارا نہیں ہے۔ یہاں اس امر کی بھی وضاحت کرتا چلوں کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہمیشہ حضرت رسول اللہ ﷺ کو ہی زندہ رسول مانتے تھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

والله انی قد رأیت جماله　　بعیون جسمی قاعدا بمکانی

یعنی خدا کی قسم میں نے آپؐ کے حُسن و جمال کو دیکھا۔ ہاں یہاں انہیں جسمانی آنکھوں سے اسی گھر میں دیکھا ہے۔

و نبینا حی و انی شاهد　　وقد اقتطفت قطائف اللقیان

کہ میں گواہ ہُوں کہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰؐ زندہ نبی ہیں۔ میں نے جھولیاں بھر بھر آپ کی صحبت کے ثمر پائے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ سیرت النبی ﷺ کے سمندر میں اس قدر غوطہ زن رہے کہ آپ ﷺ کے ذریعہ برپا ہونے والے انقلاب عظیم کا اصل اور حقیقت پر مبنی نقشہ بڑے ہی خوبصورت اور دل کش انداز میں آپؑ نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

”جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو اُن میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہوگئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان۔ اور مہذب انسان سے باخدا انسان۔“ (پیغامِ صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 464)

عشق رسول ﷺ کے پیکر حضرت مسیح موعودؑ کے بظاہر اس چھوٹے جملے پر جب ہم غور کرتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے اور بے اختیار اس بات کو تسلیم کرنے پر ہم مجبور ہوجاتے ہیں کہ:

كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

آیئے! وحشیوں کو انسان بنانے والے اس انسان کامل ﷺ کی تعلیم وتربیت پر چند مثالوں کے ذریعہ نظر ڈالتے ہیں:

شراب کی ممانعت:

انسان اور حیوان میں 3 نمایاں فرق ہیں:۔ (1) دو پاؤں پر انسان کھڑا رہ سکتا ہے اور چل پھر سکتا ہے۔ (2) قوت گویائی یعنی بات کرنے کی صلاحیت۔ (3) قوت شعوری یعنی برمحل اور بروقت عقل کا استعمال۔ انسان کو جانور سے تمیز کرنے والے مذکورہ بالا تین نمایاں امتیازات کو شراب پینے والا کھو بیٹھتا ہے۔ اور شراب پینے والا 2 پاؤں پر نہ صحیح ڈھنگ سے کھڑا رہ سکتا ہے اور نہ ہی چل پھر سکتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے وہ چار پاؤں پر اتر آتا ہے۔ اسی طرح اس کی قوت نطق اس قدر متاثر ہوجاتی ہے کہ اس کا سمجھنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اور اس کی بولی اور جانور کی بولی میں کوئی نمایاں فرق باقی نہیں رہتا۔ اور شراب اس کی عقل کو مار ہی دیتی ہے یہاں تک کہ ماں بیٹی میں تمیز کرنے سے بھی وہ قاصر ہوجاتا ہے۔ الغرض شراب نوشی کی وجہ سے انسان اور حیوان میں کوئی تمیز باقی نہیں رہتی۔ جبکہ انسان کامل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے شراب کی ممانعت کی تعلیم دیکر واقعتاً جانوروں کو انسان بنایا۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ جانوروں میں خصوصاً Felidae یعنی بلی کے زمرے میں آنے والے جانوروں میں دیکھا گیا ہیکہ وہ بھوک کی وجہ سے اپنے بچوں کو کھانے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن انسان تو جھوٹی غیرت کے مارے اولاد خصوصاً بچیوں کو رحم میں ہی مار دیتا ہے۔ کبھی بھوک کو مٹانے کی خاطر نسل بندی پر پابندی کے مطالبے کرتا ہے۔ شریعت محمدی نے ان تمام صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ یعنی اولاد کو قتل نہ کرو۔

الغرض یہاں پر بھی نبی اکرم ﷺ کی تعلیم ببانگ دہل یہ اعلان کر رہی ہے کہ آپ ﷺ نے واقعی وحشیوں کو ہی انسان بنایا ہے۔

دائیں حصہ کو مقدم رکھنا:

اسلام نے ہمیشہ دائیں حصہ کو فوقیت دی ہے۔ اور ہر نیک کام کو دائیں طرف سے شروع کرنے کی نصیحت کی ہے۔ چنانچہ فرمایا: جانور بائیں حصہ کو مقدم رکھتا ہے۔ چنانچہ بندر میں یہ خصوصیت نمایاں ہے۔ بندر ہمیشہ بائیں حصہ کو مقدم رکھتا ہے۔ جب وہ حملہ کرتا ہے تو بائیں ہاتھ سے مارتا ہے، جب پکڑتا ہے تو بائیں ہاتھ سے پکڑتا ہے۔ اس معمولی سے حکم میں بھی رسول کریمؐ نے واقعۃً جانور کو انسان بنایا ہے۔ خدا کی قسم! اس نہج پر رسول مقبولؐ کی تربیت کو عاشق رسول حضرت مسیح موعودؑ نے ہی پہلی بار دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ الغرض آنحضورؐ کی ہر ایک تعلیم وحشیوں کو انسان بنانے کی حامی ہے۔ ان مثالوں پر اکتفاء کرتا ہوں حق تو یہ ہے، سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کیلئے!

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اِک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوّت ہے اِسی سے آشکار

سیدنا حضرت احمدؑ کو اس قادیان کی سرزمین میں کئی مرتبہ آنحضور ﷺ سے شرف ملاقات حاصل ہوا تھا۔ کبھی عین بیداری میں بھی آپؑ نے آنحضورؐ سے ملاقات کی تھی۔ آپؑ کو اپنے معشوق اور محبوب خدا رسول مقبول ﷺ سے اس قدر یگانگت تھی کہ آپؑ فرماتے ہیں:

مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَا رَاٰنِیْ ’’جس نے مجھ میں اور مصطفیٰ میں فرق کیا اس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھے نہیں پہچانا۔‘‘ (خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

چنانچہ آپؑ کے آخری لمحات کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ مبارکہ بیگمؓ اپنی ایک خواب بیان کرتی ہیں کہ ’’میں نیچے اپنے صحن میں ہوں اور گول کمرہ کی طرف جاتی ہوں تو وہاں بہت سے لوگ ہیں جیسے کوئی خاص مجلس ہو۔ مولوی عبد الکریم صاحبؓ دروازے کے پاس آئے اور کہا: بی بی جاؤ، ابا سے کہو کہ رسول کریم ﷺ اور صحابہ تشریف لائے ہیں اور آپ کو بلاتے ہیں۔ میں اوپر گئی اور دیکھا کہ پلنگ پر بیٹھے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ بہت تیزی سے لکھ رہے ہیں اور **پرنور اور پرجوش** ایک خاص کیفیت آپ کے چہرے پر ہے۔ میں نے کہا: ابا! مولوی عبدالکریم صاحب کہتے ہیں؛ رسول کریم ﷺ اور صحابہ تشریف لائے ہیں اور آپ کو بلا رہے ہیں۔ آپؑ نے لکھتے لکھتے نظر اٹھائی اور مجھے کہا کہ جاؤ کہو یہ مضمون ختم ہوا اور میں آیا۔‘‘

آپ خلق اللہ خصوصاً ہندوستان کیلئے پیغام صلح تیار کر رہے تھے۔ مورخہ 25 مئی شام کو یہ مضمون ختم ہوا اور اگلے دن مورخہ 26 مئی بروز منگل صبح 9 بجے آپؑ کا وصال ہوا۔ اور اپنے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک تحقیق کے مطابق اسی روز آنحضور ﷺ کی بھی وفات ہوئی تھی۔

احمدؐ کو محمدؐ سے تم کیسے جدا سمجھے
خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے

آخر میں حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات جو 23 مارچ 2018ء کو حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ کے اختتام پر بطور دعا بیان فرمائے پیش کرتے ہوئے میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’پس بڑی فکر سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم صرف رسمی طور پر یوم مسیح موعودؑ منانے والے نہ ہوں بلکہ مسیح موعود کو قبول کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں سے بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے اور ہر بلا اور ہر مشکل سے بچائے۔ آمین۔‘‘

❁❁❁

100 سال قبل

مارچ 1920ء

❁ پٹھانکوٹ سے بخیریت مراجعت:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 27 مارچ 1920ء کو صبح 11 بجے پٹھانکوٹ سے بخیریت مراجعت فرما چکے ہیں۔ بہت سے دوست حضورؓ کو ملنے کیلئے نہر تک گئے ہیں۔ اور سلسلہ ملاقات قادیان تک چلتا رہا ہے۔

❁ مدرسہ احمدیہ کی ترقی کیلئے ایک کمیٹی کا تقرر:

بھارت اور بیرون ممالک سے احمدی علماء کا مطالبہ بڑھتے جانے کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماہ اگست 1919ء میں مدرسہ احمدیہ کی ترقی، نصاب تعلیم، نقائص کو دور کرنے اور آئندہ مقرر کئے جانے والے اصول کے متعلق غور وخوض کرنے کیلئے دس افراد پر مستمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ جس کے صدر حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے مقرر ہوئے۔ جبکہ مکرم رحیم بخش صاحب سیکرٹری بنائے گئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے، حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب افسر مدرسہ احمدیہ بھی ممبر تھے۔ اس کمیٹی کی تجاویز کو حضورؓ نے صدر انجمن میں بھجوایا۔ بعدہٗ صدر انجمن سے بغرض آخری فیصلہ ومنظوری بھجوانے پر حضور انور نے نہایت ضروری اور اہم اصلاحات کیں۔

(الفضل 29 مارچ و یکم اپریل 1920ء صفحہ 1 تا 2)

تفصیل علمی و ورزشی مقابلہ جات برائے اجتماعات مجالس انصار اللہ بھارت 2020ء

مقامی اور ضلعی اجتماعات میں منعقد کئے جانے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل شائع کررہے ہیں۔ تاکہ اسی کے مطابق مقامی اور ضلعی اجتماعات کیلئے اراکین انصار اللہ تیاری کرسکیں۔ نیز مرکزی سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2020ء کے موقعہ پر بھی یہی مقابلہ جات منعقد ہوں گے۔

علمی مقابلہ جات

(I) مقابلہ حسن قرأت: (وقت 2 منٹ مقرر ہے) معیار اوّل (گریجویٹ، معلم انصار) معیار دوم (گریجویٹ سے کم انصار) معیار خصوصی (مبلغین کرام) (مقابلہ سے قبل شرکاء کا ٹیسٹ لیا جائے گا۔ تلاوت دیکھ کر کرنے کی اجازت ہوگی تاکہ کوئی ناصر غلط نہ پڑھے)

درج ذیل سورتوں کی تلاوت کی جاسکتی ہے:

(1) سورۃ بنی اسرائیل: 24 تا 26 تین آیات (وَقَضٰى رَبُّكَ...... لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا) (2) سورۃ بنی اسرئیل: 79 تا 81 تین آیات (اَقِمِ الصَّلٰوةَ......سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا) (3) سورۃ النور، آیت استخلاف (وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) (4) سورۃ الصّف کی آخری آیت (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ) (5) سورۃ الجمعۃ کا آخری رکوع (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ...... وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ) (6)۔ سورۃ المنافقون کا آخری رکوع (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ)

(II) مقابلہ حفظ: سورۃ البقرہ کی ابتدائی 17 آیات۔ عمّ پارہ کی آخری 20 سورتیں۔ (سورۃ التّین تا سورۃ النّاس)

(III) مقابلہ نظم خوانی: (وقت 2 منٹ مقرر ہے) معیار اول، دوم وخصوصی (صرف درج ذیل نظموں میں سے ہی کوئی نظم مقابلہ میں پڑھی جائے۔)

(درثمین) (1) جمال وحسن قرآں نور جان ہر مسلمان ہے (2) کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا (3) اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار (4) حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی۔ **(کلام محمود)** (5) بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے (6) ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ۔ (7) میں اپنے پیاروں کی نسبت ہر گز نہ کروں گا پسند کبھی۔ **(کلام طاہر)** (8) اے شاہِ مکی و مدنی سید الوریٰ (9) حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم۔ **(بخارِ دل)** (11) بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام۔ **(ہے دراز دست دعا میرا)** (12) خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری۔

(IV) مقابلہ تقاریر: (وقت 3 منٹ مقرر ہے) معیار اوّل، دوم وخصوصی۔

عناوین: (1) ہمارا خدا (2) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (3) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (4) مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض و غایت (5) تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں (6) خلافتِ خامسہ کا بابرکت دور (7) تلاوت قرآن کریم کی اہمیت (8) دُنیا کی سائنسی اور علمی ترقی میں اسلام کا کردار (9) شعائر اللہ کی اہمیت (10) انفاق فی سبیل اللہ اور مجلس انصار اللہ۔

(V) مقابلہ کوئز: (نصاب) کتاب ''الوصیت''، مکمل، خطبات حضور انور: (1) 17 جنوری 2020ء۔ (2) 3 جنوری 2020ء۔ معلومات عامہ: GK

ضروری نوٹ:۔ 50 سے کم تجنید کی مجلس سے کوئز میں ایک ٹیم اور 50 سے زائد تجنید کی مجلس سے 2 ٹیمیں۔ ایک ٹیم 2 انصار پر مشتمل ہوگی۔ تمام دیگر علمی مقابلہ جات میں 50 سے کم تجنید کی مجالس سے 2 انصار اور 50 سے زائد تجنید والی مجالس سے 4 انصار مقابلہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

ورزشی مقابلہ جات

(I) صف اوّل: (1) 50 میٹر دوڑ۔ (2) میوزیکل چیئر۔ (3) رنگ۔ (4)۔ بیڈمنٹن۔ (5) سلو سائیکل

(II) صف دوم: (1) 100 میٹر دوڑ۔ (2)۔ رنگ۔ 3۔ بیڈمنٹن۔ 4۔ سائیکل ریس

(III) مشترکہ: 1۔ والی بال۔ 2۔ رسہ کشی۔ 3۔ میوزیکل چیئر۔ 4۔ نشانہ غلیل

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

سید طفیل احمد شہباز قادیان

ہمارا خدا

﴿برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء﴾

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ یعنی وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بن مانگے دینے والا، بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (الحشر:23)

میری رات دن بس یہی اک صدا ہے | کہ اس عالم کون کا اک خدا ہے

صدر اجلاس! اور میرے پیارے بھائیو! آج کے اس بابرکت اجلاس میں خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے۔ ”ہمارا خدا“

پیارے بھائیو! اس آیت میں مختصر اور جامع طور پر ہمارے پیارے خدا کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ خدا وہ ہستی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ عالم الغیب۔ وہ رب العالمین ہے۔ رحمٰن و رحیم ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ علیم و خبیر ہے وغیرہ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے 104 صفاتی نام درج ہیں۔ سورج، چاند، ستارے، زمین، آسمان، ہوا، پانی، فرشتے، انسان، جانور وغیرہ سب کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔ لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات قرار دیا اور دوسری ساری چیزوں کو انسان کی خدمت کے لئے لگا دیا ہے۔ اور انسان کی زندگی کا مقصد اس کی عبادت مقرر کی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی اور میں نے جنّ و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔ (الذاریات:57)

ہمارے اس فرض میں مدد حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھیجا۔ سب سے آخر میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ساری دنیا کے لئے بھیجا اور پھر اس زمانے میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو ہماری اصلاح کیلئے بھیجا۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے مگر جو اس کی مکمل اطاعت کرتا ہے اس کے احکامات پر احسن رنگ میں عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس کے شامل حال ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔“ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 20)

پس معلوم ہوا کہ دنیوی خوشحالی جتنی بھی انسان کو حاصل ہو جائے وہ دائمی نہیں بلکہ عارضی ہے۔ لیکن روحانی خوشحالی وہ ہے جس کا سرچشمہ خدا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں۔“ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21-22)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس خالص ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی تلاش کرنے والے ہی اللہ تعالیٰ کو پا سکتے ہیں... اللہ تعالیٰ کے قرب کے مختلف درجے ہیں جو ایک جُہد مسلسل سے اللہ تعالیٰ کی توجہ کو جذب کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان بالغیب اور اس کی طاقتوں اور صفات پر کامل ایمان اس مسلسل کوشش کی طرف انسان کو مائل کرتا ہے۔“ (خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2010ء خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 461)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں ذات الٰہی کے ساتھ حقیقی ربط پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شیخ محمد زکریا قادیان

تربیتِ اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

﴿برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (التحریم:7) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

مری اولاد جو تیری عطا ہے　　ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے　　وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی　　فسبحان الذی اخزی الاعادی

صدر اجلاس اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے" تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں"

سامعین! اسلام نے تربیت اولاد کو جو اہمیت دی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابھی جب کہ اولاد کا وجود متصور نہیں ہوا ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح کے لئے ہمیشہ اخلاق اور دین کے پہلو کو مقدم کیا کرو۔ چنانچہ اگر اچھی اولاد حاصل کرنی ہو تو اولاد پیدا کرنے والی ماں کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ تربیت یافتہ ہو جس طرح عمدہ فصل کے حصول کے لئے عمدہ اور زرخیز زمین مطلوب ہے اسی طرح نیک اولاد کے حصول کے لئے نیک اور تربیت یافتہ بیوی کا انتخاب اولین حیثیت کا حامل ہے۔ فارسی مقولہ ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج　　تا ثریا می رود دیوار کج

سامعین! والدین کو اپنی اولاد کی تربیت کے لئے عملی نمونہ بننا اور ان کیلئے دعا کرنا از حد ضروری ہے۔

اس تعلق میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ" خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اسکو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو جس قدر کوشش تم انکے لئے مال جمع کرنے کے لئے کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔" (ملفوظات جلد 8۔ ص 109)

اسی طرح بچپن سے ہی اپنی اولاد کو پیار محبت سے دینی باتیں بتانے اپنے ساتھ نمازوں میں کھڑا کرنا نیز دیگر دینی پروگرام میں انکو شریک کرنا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ " یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد اول ص 70)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

" پھر ایک عام بات ہے، جس کی طرف والدین کو توجہ دینی ہوگی۔ وہ ہے اپنے بچوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کریں، انہیں متقی بنائیں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک والدین خود متقی نہ ہوں یا متقی بننے کی کوشش نہ کریں۔ کیوں کہ جب تک عمل نہیں کریں گے منہ کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔" (خطبہ جمعہ 27 جون 2003)

اور تربیت کیلئے دعا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں " میری تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کیلئے دعا نہیں کرتا۔ (ملفوظات جلد 2 ص 372)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں چند دعائیں سکھائی ہیں۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (الصافات: 101) کہ اے اللہ مجھے نیک اولاد عطا فرما۔ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم 41:) یعنی اے ہمارے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور دعا کو قبول فرما۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (الفرقان 75) کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

اس ضمن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ کے فرمائے ہوئے تربیت اولاد کے دس سنہرے گر ہمیشہ مدنظر رکھنے چاہئے کہ مرد دیندار عورتوں سے شادی کریں، عورت خود دیندار بنے، بچے پیدا ہوتے ہی تربیت شروع کی جائے، بچوں کے دلوں میں ایمان بالغیب راسخ کی جائے، بچوں کو نماز کا پابند بنایا جائے، ابتدا سے ہی انفاق فی سبیل اللہ کی عادت ڈالیں، شرک سے بچائیں، والدین و بزرگان کا ادب سکھائیں، سچ بولنے کی عادت ڈالیں، بچوں کی تربیت کیلئے سب سے اعلیٰ گر دعا ہے۔

سامعین! ارشاد نبویؐ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَ اَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ پر لبیک کہنا انصار اللہ کی اولین ذمہ داری ہے۔ کیوں کہ کہاوت ہے کہ " طفل امروز قائد فردا" یعنی آج کا بچہ کل قوم کا قائد ہوگا۔ اسی لئے نپولین نے کہا تھا کہ مجھے اپنے بچے سات سال کیلئے دے دو میں تمہیں ایک اچھی قوم دونگا۔ بانئ تنظیم حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

" میں انصار کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کی تربیت نہایت ضروری چیز ہے اور ان کی نگرانی نہ کرنا ایک خطرناک غلطی ہے۔" (مشعل راہ جلد اول ص 456)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن طریق پر اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

روحانی خزائن جلد سوم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیغام کمپیوٹرائز ڈ ایڈیشن 2008-8-10 میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’عزیزو! یہی وہ چشمہء رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یفیض المال حتی لا یقبلہ احد (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ’’جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفع نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔ (سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)‘‘

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آن لائن جماعتی ویب سائٹ پر کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ جو دوست اُردو پڑھنا نہیں جانتے وہ آن لائن انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کے جلدوں کا مختصر تعارف پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن جلد سوم 637 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں کل تین کتب درج ہیں۔ (۱) فتح اسلام (2) توضیح مرام (3) ازالہ اوہام۔

(۱) فتح اسلام:

ٹائٹل بار اوّل پر تحریر ہے: ’’فتح اسلام اور خدا تعالیٰ کی تجلّی خاص کی بشارت اور اُس کی پیروی کی راہوں اور اس کی تائید کے طریقوں کی طرف دعوت‘‘۔ حضورؑ نے اس رسالہ کے آخری صفحہ 48 پر ایک اعلان بھی تحریر فرمایا۔ فرماتے ہیں: ’’اس رسالہ کے ساتھ دو اور رسالے تالیف کیے گئے ہیں جو درحقیقت اسی رسالہ کے جزو ہیں چنانچہ اس رسالہ کا نام ’’فتح اسلام‘‘ اور دوسرے کا نام ’’توضیح مرام‘‘ اور تیسرے کا نام ’’ازالہ اوہام‘‘ ہے۔ المعلن۔ میرزا غلام احمد از قادیان‘‘۔

1883ء میں پورے ہندوستان میں عیسائیوں کی تبلیغ زوروں پر تھی۔ کروڑوں کی تعداد میں کتب اور پمفلٹ اور اشتہارات مفت تقسیم کئے جا رہے تھے۔ اس دَور میں عیسائیوں اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی تھا کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس عقیدہ کو توڑنے کی ضرورت تھی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اس حال پر اپنا خاص رحم فرما کر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا جس کی غرض یہ تھی کہ لوگ خدا کو

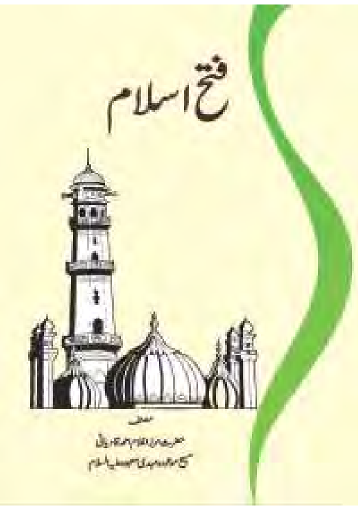

شناخت کریں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے وفاتِ مسیح کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بذریعہ خاص الہام سے ظاہر کیا جسے آپؑ نے ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ’’مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ موافق تُو آیا ہے۔‘‘
(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ 402)

آپ نے 1890ء کے آخر میں 48 صفحات پر مشتمل رسالہ ’’فتح اسلام‘‘ تحریر فرمایا جو 1891ء کے شروع میں چھپ کر شائع ہوا۔ جس میں آپؑ نے فرمایا امام مہدی کے ظہور کے وقت مسلمانوں کے ایمان کی حالت یہودیوں کی حالت کے جیسی ہو جائے گی۔ یعنی اب یہی وہ زمانہ ہے۔ اسلام کی پاک تعلیم کو ختم کرنے کے لیے عیسائی قوم جو حربے استعمال کر رہی ہے اس میں مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے الہام اور کلام اور اپنی خاص برکات کے ساتھ اور اپنی راہ کے باریک علوم دے کر مخالفین کے مقابل پر مجھ عاجز کو بھیجا... میں وہی ہوں جو دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا گیا۔ تا کہ ایمان کو پوری دنیا میں تازہ رکھوں۔ (فتح اسلام صفحہ 6-8)

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کتاب میں پانچ اہم شاخوں کا ذکر فرمایا ہے۔ (1) تالیف وتصنیف کا سلسلہ۔ (2) خدا تعالیٰ کے حکم کے ذریعہ جاری کردہ اشتہارات کا سلسلہ۔ (3) خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حق کی تلاش کے لیے آنے والے افراد کا سلسلہ۔ (4) خطوط جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں۔ (5) خدا تعالیٰ کی خاص وحی کے ذریعے سے بیعت کرنے والوں کا سلسلہ۔

اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے روحانی بھائی حضرت حکیم مولوی نور الدینؓ کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

(2) توضیح مرام:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب میں بعنوان ’’مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا‘‘ تحریر فرمایا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے کسی قدر اختلاف کے ساتھ اس عقیدہ کی کہ حضرت ابن مریم اس عنصری وجود سے آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور پھر وہ کسی زمانے میں آسمان سے

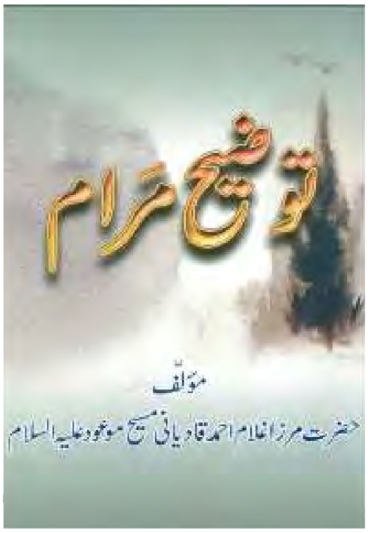

اتریں گے غلط ہے۔ اور یہ کہ آنے والا مثیل مسیح ہوگا اور وہ حضورؑ ہیں۔ اس پر بہت سی قلمیں مخالفانہ طور پر اٹھنے کا اندیشہ تھا چونکہ اپنی مشہور کردہ رائے سے رجوع کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے مناسب خیال فرمایا کہ مخالفانہ قلمیں اٹھنے سے پہلے پہلے لوگوں کو مفصل طور پر سمجھا دیا جائے اور اس غرض سے آپ نے رسالہ توضیح مرام لکھا جس کے آخر میں زیر عنوان اطلاع بخدمت علمائے اسلام اعلان فرمایا:۔

’’جو کچھ اس عاجز نے مثیل کے بارے میں لکھا ہے مضمون متفرق طور پر تین رسالوں میں درج ہے۔ یعنی فتح اسلام اور توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں۔ پس مناسب ہے کہ جب تک کوئی صاحب ان تینوں رسالوں کو غور سے نہ دیکھ لیں تب تک کسی مخالفانہ رائے ظاہر کرنے کے لئے جلدی نہ کریں۔‘‘ (توضیح مرام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 100)

یوحنا کے نزول کے بارے میں یہودیوں کے سامنے حضرت مسیح علیہ السلام نے جو تاویل پیش کی، اُس کا مفصل ذکر فرما کر آپؑ نے مسلمانوں کے کئی دیگر عذرات کا بھی جواب دیا ہے۔

(3) ازالہ اوہام:

۱۸۹۱ء میں لدھیانہ کے قیام کے دوران ہی آپؑ نے ’’ازالہ اوہام‘‘ کا مسودہ تیار کرنا شروع کر دیا جس کا ایک حصہ ’’قول فصیح‘‘ میں شائع بھی کروا دیا جو مولوی محمد حسین بٹالوی کو بھی بھیجا گیا۔ ازالہ اوہام میں آپ نے قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے مسئلہ وفات مسیح پر سیر کن بحث کی اور لفظ **نزول**، **توفی**، **رفع** اور **خروج دجال** کی حقیقت بیان کی۔ اور نہایت قوی دلائل سے اپنا مثیل مسیح ابن مریم ہونا ثابت کیا۔ بطور آخری وصیت اور ایک راز کی بات کے یہ بھی تحریر فرمایا:۔

''خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے......اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدائے تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یوروپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلاوے اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ 402)

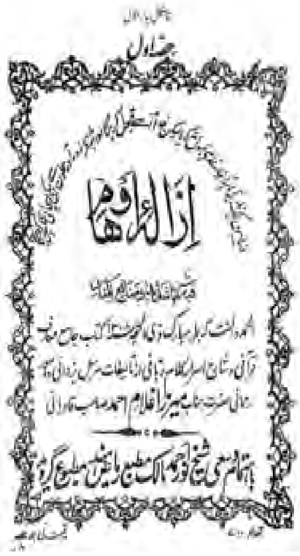

اسی کتاب میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت کی گئی ہے۔ حضرت مسیح کی حیات و ممات کے متعلق تمام سوالات کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ وفات مسیح کے متعلق حضرت ابن عباسؓ کے قول کو بھی آپؑ نے درج فرمایا ہے۔ معراج کی حدیث سے بھی وفات مسیح کو ثابت فرمایا ہے۔ پھر آنحضرتؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیان فرمودہ تقریر سے بھی آپؑ نے ثابت کیا کہ اس طرح وفات مسیح پر تمام صحابہؓ کا اجماع ہو چکا ہے۔

اسی کتاب میں آپؑ نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ 169 تا 170)

آپؑ نے اپنی جماعت کو صبر کی نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

''اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں اُن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سُنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ 546 تا 549)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر کے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اعلانِ نکاح و درخواست دعا

خاکسار کی دوسری دُختر عزیزہ صالحہ رحمٰن (وقف نو) کا نکاح عزیزم عرفان خان ایم اے ابن مکرم ایم جی عبدالواحد خان منجیشور ضلع کاسرگوڈ (کیرالہ) کے ہمراہ مؤرخہ 17 جنوری 2020ء کو پڑھا گیا۔ اور مؤرخہ 18 جنوری 2020ء کو قادیان دارالامان میں تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ دونوں خاندانوں کیلئے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے قارئین رسالہ انصاراللہ سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن مونگھیر، صوبہ بہار)

اصحابی کالنجوم
(حدیث شریف)

حضرت ملک محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ

شیخ مجاہد احمد شاستری
نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ بھارت

حضرت ملک محمد اسماعیل صاحب ولد حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب رضی اللہ عنہ موضع آڑھا ضلع مونگھیر صوبہ بہار (انڈیا) کے رہنے والے تھے، 1901ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: ’’ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب رات کو بھی دباتے رہے، انہوں نے بہت ہی خدمت کی، میرا رونگٹا رونگٹا اُن کا احسان مند ہے۔‘‘ (بدر 11/دسمبر 1913ء صفحہ 2)

حضرت ملک محمد اسماعیل صاحب کو اپنے والد صاحب کے ساتھ قادیان جانے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کرانے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نہایت ہی ہونہار اور لائق طالب علم تھے، ہندو یونیورسٹی بنارس سے بی ایس سی میں اوّل پوزیشن حاصل کی، ان ہی دنوں ملکانہ میں ارتداد کا بازار گرم تھا آپ نے جماعتی وفد میں شامل ہوکر وہاں بھی تبلیغی وتربیتی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو گورنمنٹ آف بہار نے اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان بھجوایا، اخبار الفضل لکھتا ہے:

’’ملک محمد اسماعیل صاحب بی ایس سی جو جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرحوم کے مخلص اور پرجوش فرزند ہیں اور جنھوں نے میدان ارتداد میں بھی نہایت قابلیت اور اخلاص وسرگرمی سے کام کیا تھا اور جو ہندو یونیورسٹی بنارس کے ایک ممتاز گریجویٹ ہیں اور سال رواں کے امتحان بی ایس سی میں اوّل رہے ہیں، اُن کو بہار گورنمنٹ نے ڈھائی سو پونڈ سالانہ کا وظیفہ چار سال کے لیے بدیں غرض عطا کیا ہے کہ وہ ولایت جائیں اور وہاں سے چار سال کی تعلیم کے بعد لندن یونیورسٹی کے سند یافتہ ویٹرینری سرجن بن کر آئیں۔ ملک محمد اسماعیل صاحب پہلے مسلمان طالب علم ہیں جو ہندوستان سے طب حیوانات کی اعلیٰ تعلیم کے لیے سرکاری وظیفہ پر ولایت جارہے ہیں۔ ہم تہ دل سے اُن کی کامیابی کے متمنی ہیں۔‘‘ (الفضل 26/اکتوبر 1923ء صفحہ 2 کالم 1)

لندن میں تبلیغی کاوشوں کا ذکر بعض رپورٹوں میں ملتا ہے، حضرت عبدالرحیم نیر صاحبؓ مبلغ سلسلہ اپنی ایک رپورٹ میں لکھتے ہیں:

’’عزیز ملک محمد اسماعیل خلف ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرحوم ٹارقی میں مقیم ہیں اور اپنے مختصر مقام میں تقسیم لٹریچر اور انفرادی گفتگو سے خدمت کرتے ہیں، عزیز کو تبلیغ کی دھن ہے۔‘‘ (الفضل 8/فروری 1924ء صفحہ 2 کالم 1)

انگلستان سے واپسی کے بعد انڈیا میں سرکاری نوکری کی اور ایک لمبے عرصہ تک صوبہ بہار اور اُڑیسہ کے Director of Animal Husbandry رہے اور اسی پوسٹ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ 18/جون 1972ء کو پٹنہ (صوبہ بہار) میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

اعلان نتیجہ انعامی مقالہ نویسی نظارت تعلیم قادیان

ہندوستان بھر کے احمدی طلباء طالبات و مرد وخواتین کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کے لئے اور ان کی مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے ہر سال نظارت تعلیم قادیان کی جانب سے مقابلہ انعامی مقالہ نویسی کروایا جاتا ہے۔ امسال 2019-20ء کے لئے انعامی مقالہ نویسی کا عنوان ذیل کے مطابق دیا گیا تھا۔

”فعال داعی الی اللہ کی ذمہ داریاں وفرائض حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں“

﴿نتیجہ انعامی مقالہ نویسی برائے سال 2019-20ء﴾

نمبر شمار	اسماء مقالہ نویسی	جماعت	پوزیشن	رقم
1	مکرمہ ثروت نور سعید صاحبہ	قادیان	اول	5000
2	مکرمہ نجمہ طارق صاحبہ	قادیان	دوم	4000
3	مکرمہ غزالہ کوکب صاحبہ	حیدرآباد	سوم	3000
4	مکرمہ عائشہ سلیم صاحبہ	پالاکاڈ	خصوصی	1000

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

مکرم شیخ ابراہیم صاحب ناصر مرحوم آف حیدرآباد

(مترجم تیلوگو قرآن مجید تفسیر صغیر و ترجمۃ القرآن)

از۔شیخ چاند مجیب
انسپکٹر وقف جدید مال

میرے والد مؤرخہ 21 جنوری 2020ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مؤرخہ 22 جنوری 2020ء کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

آپ کو 1960ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔خاکسار کے والد صاحب پنج وقتہ نماز کے بہت پابند تھے۔ ملازمت کے دوران، ہم موضع نواب پیٹ، ضلع محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ میں مقیم تھے۔وہاں صرف ہمارا ایک ہی مکان احمدی تھا۔والد صاحب سکول سے واپس آنے کے بعد گھر پر ہمیں باجماعت نماز پڑھایا کرتے تھے۔ اگر میں کبھی والد صاحب کے ساتھ اُن کے اسکول گیا تو وہاں بھی ظہر وعصر باجماعت ہم دونوں پڑھا کرتے تھے۔لوگ ہمیں دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔یہاں تک کہ ریٹائرمنٹ والے دن تقریب کے دوران بھی ہم نے سکول میں ظہر وعصر کی نماز باجماعت ادا کی تھی۔2004ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد والد صاحب حیدرآباد منتقل ہو گئے تو کچھ عرصہ مسجد الحمد سعید آباد میں امام الصلوۃ ثانی کے طور پر بھی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔وفات تک ان کا یہ معمول تھا کہ اذان سے پہلے ہی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے گھر سے نکلتے تھے۔والد صاحب باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد بھی ادا کیا کرتے تھے۔آپ کو حیدرآباد میں سیکرٹری اشاعت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔

مرحوم کو علاقائی تیلوگو زبان پر خاصا عبور حاصل تھا۔چنانچہ نظارت نشر واشاعت قادیان کی نگرانی میں تفسیر صغیر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ تیلوگو زبان میں کرنے کی توفیق ملی۔اسی طرح دیگر متعدد جماعتی کتب کا بھی تیلوگو ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

والد صاحب بہت زیادہ مہمان نواز تھے۔گاؤں کے لوگ کہا کرتے تھے کہ آپ کے گھر کی وجہ سے گاؤں میں رونق ہے کیونکہ آپ کے پاس مہمانوں کی چہل پہل رہتی ہے۔والد صاحب مہمانوں کی آمد سے بہت خوش ہوتے تھے۔مہمانوں کو رخصت کرنے کیلئے بس اڈہ تک جاتے اور انہیں بس چڑھا کر الوداع کر کے ہی واپس گھر لوٹتے تھے۔ہمیں بھی یہی تاکید کیا کرتے تھے۔ترجمہ کے سلسلہ میں آنے والے مبلغین ومعلمین کرام کیلئے گھر پر ہی طعام کا انتظام کرواتے تھے۔مرکزی نمائندگان کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔اور ہمیشہ دعا کیلئے درخواست کیا کرتے تھے۔آپ بہت ہمدرد اور غریب پرور تھے۔

میرے تایا صاحب کے یتیم بچوں کی پرورش کی بھی آپ کو توفیق ملی۔

آپ خلافت کے ساتھ نہایت اخلاص ووفا کا تعلق رکھتے تھے۔خلافت کے تعلق سے بہت احترام کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے۔خطبہ جمعہ لائیو سنا کرتے تھے۔حضور انور کو دعائیہ خطوط خود بھی لکھا کرتے تھے اور ہمیں بھی تاکید کرتے تھے۔لوگوں کو بھی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے حضور انور کو دعا کے لیے لکھنے کی طرف توجہ دلاتے تھے۔

گاؤں میں والد صاحب کے تایا زاد بھائی غیر احمدی مسجد میں امام الصلوۃ تھے۔والد صاحب گھر پر نماز پڑھنے کی وجہ سے وہ سخت مخالفت کیا کرتے تھے۔پھر بھی بعض غیر احمدی علماء جب گاؤں آیا کرتے تھے تو ان کی رہائش کے لیے والد صاحب اپنے گھر میں ایک کمرہ اُن کیلئے مختص کر دیا کرتے تھے۔وہ علماء گھر پر آنے والے اخبار بدر اور مشکوٰۃ کا مطالعہ کرتے تھے۔اور جب وہ علماء لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے تو اخبار بدر سے اقتباسات جماعت کا نام لیے بغیر پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔سکول سے واپس آنے کے بعد اُن غیر احمدی علماء سے مسلسل رات دیر گئے تک تبلیغی گفتگو کیا کرتے تھے۔خاکسار نے جب زندگی وقف کی تو مکرم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ حیدرآباد نے والد صاحب سے کہا کہ آپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔آپ دوبارہ غور کر لیں اس پر والد صاحب نے کہا میں خوشی سے سلسلہ کی خدمت کے لیے اپنے اکلوتے بیٹے کو پیش کرتا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔آمین

اخبارِ مجالس

تربیتی اجلاس گلبرگہ:

مؤرخہ 20-10-2019 کو ”نماز باجماعت“ کے عنوان سے ایک تربیتی اجلاس زیرصدارت مکرم عبدالقادر شجیع صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک) منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم مکرم ڈاکٹر عبدالرؤوف صاحب عابد واقف نو سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے کی۔ عہد انصاراللہ کے بعد عزیزم کامل احمدی نے نظم پڑھکر سنائی۔ بعدۂ مکرم لیاقت فرید اُستاد ایڈووکیٹ سیکرٹری امور عامہ، عزیزم ریان احمد، عزیزم شیخ ہشام احمد نے تقاریر کیں۔ آخر پر صدر اجلاس نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں نماز باجماعت کی طرف توجہ دلا کر اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز باجماعت کی پابندی کی توفیق دے۔ آمین (زعیم مجلس انصاراللہ گلبرگہ، کرناٹک)

ایثار و خدمت خلق گلبرگہ:

مؤرخہ 10-11-2019 کی صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر، درس اور اجتماعی تلاوت قرآن کریم کے بعد مثالی وقار عمل ایک گھنٹہ تک کیا گیا۔ حاضرین کو ناشتہ کروانے کے بعد سرکاری ہسپتال میں مریضوں میں پھل تقسیم کرنے کیلئے پیکٹ بنائے گئے۔ جس پر ہیومینیٹی فرسٹ کا سٹکر بھی لگایا گیا۔ پیکٹ تقسیم کرنے کے بعد شام کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(عبدالقادر شجیع زعیم مجلس انصاراللہ گلبرگہ، کرناٹک)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑھانوں:

مؤرخہ 15-11-2019 کو احمدیہ مسجد بڑھانوں میں بعد نماز جمعہ خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد ہوا۔ عزیزم ثمر احمد نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدۂ مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی نے نظم پڑھکر سنائی۔ پہلی تقریر خاکسار نے بعنوان ”رسول مقبولؐ کی حیات طیبہ“ کی۔ بعدۂ دوسری تقریر مکرم مولوی اخلاق احمد صاحب نے کی۔ جس میں موصوف نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالہ سے غیراز جماعت احباب کی طرف سے منائے جانے والے بدعات اور جماعتی روایات کے متعلق تفصیلی روشنی ڈالی۔ تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب نے ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ“ کے موضوع پر کی۔ آخر پر اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں مرد و زن شامل ہوئے۔

(مختار احمد محمود بھٹی، زعیم مجلس انصاراللہ بڑھانوں، راجوری)

میٹنگ حیدرآباد، محبوب نگر، نظام آباد:

مؤرخہ 01-01-2020 کو مسجد الحمد سعید آباد میں ایک مشترکہ میٹنگ برائے ضلع حیدرآباد، محبوب نگر اور نظام آباد منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، عہد مجلس انصاراللہ کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب ناظم علاقہ نے تمام مجالس کی کارگزاری کا جائزہ لیتے ہوئے اگلے ماہ میں کئے جانے والے اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

تربیت نومبائعین حیدرآباد:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ حیدرآباد میں دو نومبائعین ہیں۔ جن کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ اُن کے گھروں میں ایم ٹی اے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ خلافت سے وابستہ رہیں اور حضور انور کے خطبات اور خطابات براہ راست سنا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تبلیغی مساعی حیدرآباد:

(1) 12 دسمبر 2019ء کو تلنگانہ ایگریکلچر یونی ورسٹی حیدرآباد میں پروفیسر جے شنکر صاحب، پروفیسر سری کنڈہ لکشمن صاحب سے ملاقات کرکے تیلوگو قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ (2) 16 دسمبر 2019ء کو جناب جیتندر سنگھ صاحب منسٹر آف اسٹیٹ، جناب ہریندر سکھا لیفٹیننٹ کمانڈر اور اُن کے ہمراہ دیگر اعلیٰ افسران کو تیلوگو قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ (3) مؤرخہ 17 دسمبر 2019ء کو مہاویر ہسپتال میں ڈاکٹروں کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اس موقع پر مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد اور مکرم تنویر احمد صاحب ناظم علاقہ بھی موجود تھے۔ (محمد مبشر احمد نائب ناظم عمومی حیدرآباد)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ بنگلور:

مؤرخہ 10-11-2019 کو احمدیہ مسجد بنگلور میں بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم حشمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ مکرم مصدق احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدۂ مکرم اشرف خان صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔ پہلی تقریر مکرم نصیر احمد صاحب نے ''سیرت آنحضرت ﷺ عائلی زندگی کے پہلو'' کے عنوان پر کی۔ بعدۂ مکرم بدرالدین صاحب نے انگریزی زبان میں ''سیرت آنحضرت ﷺ بحیثیت رحمۃ اللعالمین'' دوسری تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم محمد اسماعیل صاحب نے کنڑ زبان میں ایک نظم پڑھکر سنائی۔ جبکہ تیسری تقریر ''آنحضور ﷺ کا مقام و مرتبہ'' کے موضوع پر مکرم کے وی محمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ نے کی اور چوتھی تقریر مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے بعنوان ''آنحضرت ﷺ کا بچپن'' کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے چند نصائح فرما کر اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے جلسہ اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

تربیتی دورہ مینگلور، کرناٹک:

مؤرخہ 7 نومبر 2019ء کو خاکسار اور مکرم محمد اسماعیل صاحب نائب ناظم مجلس انصاراللہ بنگلور ایک روزہ تربیتی دورہ پر مینگلور گئے۔ جہاں مجلس کی کارگزاری کا جائزہ لیا گیا اور لائحہ عمل کے مطابق ہر ماہ باقاعدگی سے سرانجام دئے جانے والے امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ کی گئی اور ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔ الحمدللہ۔

(سید شارق مجید ناظم مجلس انصاراللہ بنگلور)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ وڈمان:

مؤرخہ 01-01-2020 کو احمدیہ مسجد وڈمان میں بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم قدیر احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ وڈمان جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد آنحضرت ﷺ کی سیرت پر دو تقاریر ہوئیں اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔ (محمد رفیق پالاکرتی معلم سلسلہ وڈمان)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ پونہ:

مؤرخہ 17-11-2019 کو احمدیہ مجلس انصاراللہ پونہ کی طرف سے زیر صدارت مکرم اشفاق احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ پونہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید، نظم، اقتباسات کے بعد آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تین تقاریر ہوئیں اور صدارتی خطاب و اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

اسی تسلسل میں سانے گوروجی ہسپتال اور دھرم ویر اولڈ ایج ہوم واناتھ آشرم میں 250 سے زائد لوگوں میں پھل بھی تقسیم کئے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔

(حلیم خان شاہد مبلغ سلسلہ پونہ، مہاراشٹر)

وقفِ عارضی سکندرآباد:

مؤرخہ 24 جنوری تا 26 جنوری 2020ء مجلس انصاراللہ سکندرآباد کی طرف سے وقف عارضی کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار اور مکرم محمد سلیم یاسین صاحب شامل ہوئے۔ ہم نے ضلع ویسٹ اور ایسٹ گوداوری کی مجالس کوتہ پلی، رائن پالم، ونگلہ پوڈی، املاپورم کا دورہ کیا۔ اس دوران منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ املاپورم میں بھی ہم نے شرکت کی۔ مبلغین و معلمین کرام سے ہم نے ملاقات کی۔ نماز جماعت، نظام خلافت، تلاوت قرآن مجید کی طرف ہم نے احباب و مستورات کو توجہ دلائی۔ اس سفر میں ہمارے ساتھ خاکسار کی اہلیہ محترمہ اور مکرم جاوید احمد صاحب انسپکٹر اخبار بدر بھی موجود تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔

(سلطان محمد الہ دین، نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت برائے جنوبی ہند)

مثالی وقار عمل تمڑپلی، ضلع ورنگل، تلنگانہ:

مؤرخہ 30 جنوری 2020ء کو مجلس انصاراللہ تمڑ پلی کے زیر اہتمام ایک مثالی وقار عمل منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں تمام انصار شریک ہوئے اور گاؤں کی گلیوں اور سڑک کی صفائی کی گئی۔ اس پروگرام میں مقامی سرپنچ صاحبہ بھی شریک ہوئیں اور جماعتی خدمات کی ستائش کی۔ الحمدللہ۔ آمین (محمد اکبر مبلغ انچارج ضلع ورنگل، تلنگانہ)

SYED COACHING CENTRE

Separate hostel facilities for boys and girls

S.KHALID AHMAD M.Sc. (Math) c/o Mr. ZAFAR ZAIDEE Sb.

All Entrance Test AMU & other I, VI, IX XI (Science & Commerce)
Regular Classes VI to XII (Science & Commerce)

Branch: Friend,s Colony, Civil Lines, ALIGARH

Mobile
9759210843
9557931153

رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا
(طٰہٰ:۱۱۵)

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی" (ملفوظات جلد4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)	ADNAN TRADING CO. TENDU PATTA AND TOBACO SUPLIER Amroha-244221 (U.P.)	Mobile 7830665786 9720171269

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا:: شیخ غلام مسیح، زیب النساء	BHADRAK ODISHA Ph.09437060325	::منجانب:: شیخ غلام احمد

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے" (ملفوظات جلد4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 station road radhanagar chrompet chennai - 600044	Ph. 9003254723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

---

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)

طالب دُعا: سیٹھ محمد بشیر و اہل و عیال

M/S : BASHEER & COMPANY VADDEMAN H.O. HYDRABAD (T.S.)

”خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آ سکتے“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

BANTY SHOE CENTRE

:: طالبِ دُعا ::
سراج خان

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658

Faizan fruits traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ط
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ⑪ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob. 09438352786, 06788221786

Sk. Abdul Rahim(SUNGRA)

Ganimat Bibi - 9090900923

Papu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEPUR - CUTTACK - ODISHA

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency
CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!
WE DO ALL ADVERTISEMENT
No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788

PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

PAPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneswar-751006,Odisha.
We also repair digital meter

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی“ (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004ء)
{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

* * * پروپرائٹر حمید احمد غوری * * *
فرید انجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

JOTI SOW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس
انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اسکے
لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
طالب دُعا: سیٹھ محمد زبیر
H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

"میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم
خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور
اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 4 صفحہ 468، ایڈیشن 2008، انڈیا)

UDUPI THE VEG

HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

Ph:09622584733

Ph:09419049823

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ و السّلَام

طالبِ دُعا:: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979